تو اک دیپ تھا جو بجھایا گیا

ابو عبداللہ احسان

یہ خالی ہیں جام و سبو، کیا کریں
بڑا یاد آتا ہے تو، کیا کریں
ہیں تاریکیاں چار سو، کیا کریں
تیرے بعد اف بزم کا یہ رنگ
تو اک دیپ تھا جو بجھایا گیا

خدا کی قسم کامراں تو گیا
تجھے ڈھونڈتے ہیں کہاں تو گیا
وخاک مقدس جہاں تو گیا
دل مضطرب کے لئے ہے شفا
مقدر تیرا کیا بنایا گیا

پڑوسی تو عثمانؓ کا، یہ نصیب!
مدینہ ہے مدفن، تیرا یہ نصیب!
"خدا نے بنایا ہے کیا یہ نصیب!"
ستارے بھی سرگوشی کرنے لگے
جنازہ ترا یوں اٹھایا گیا

آرہا ہے یاد تو گزری بہاروں کی طرح

ابو عبداللہ احسان وساویوالہ

باغ حق کی باغبانی زندگی بھر تونے کی
دین حق پاسبانی زندگی بھر تونے کی
شمع جب بجھنے لگی تب خون تازہ بھر دیا
کر کے ہمت تونے حق کو آشکارا کر دیا
کوربیں کو بزم میں محو نظارہ کر دیا
واہ ہمت! تونے موجوں کو کنارا کر دیا
اپنے سر کو واقف تعظیم تونے کب کیا
رہزنوں کو رہنما تسلیم تو نے کب کیا
دشمن اصحابؓ بھی سہمے تری للکار سے
قادیانی آج بھی لرزاں، تری یلغار سے
بحر حق کا تو شناور، راز حق کا رازداں
سرورؐ کونین کی عظمت کا تو تھا پاسباں
دوستوں سے دوستی کا تونے مانگا کب صلہ
دشمنوں سے دشمنی کی کیا شکایت، کیا گلہ
آرہا ہے یاد تو گزری بہاروں کی طرح
تیری محفل تھی وطن کے مرغزاروں کی طرح
چل پڑا ہوں تھام کر اپنے قلم کی آبرو
دوڑتا ہے اس قلم میں تیرے جذبوں کا لہو